

أربعون حديثا في الاعتصام بالسنة

قال رسول الله ﷺ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

اربعینِ اتباعِ سُنت



تألیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ



انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

نَضَّرَ اللّٰہُ اِمرأً سَمِعَ مِنَّا شَیْئًا فَبَلَّغَہُ کَمَا سَمِعَہُ



أربعون حديثا

فی الاعتصام بالسنة

اربعینِ اتباعِ سُنت

تالیف:

ابوحمزہ عبدالخالق صدّیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

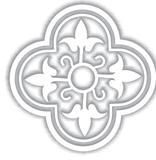
تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ



انصار السُنّہ پبلیکیشنز۔ لاہور

www.assunnah.live



نام کتاب: اربعینِ اتباعِ سُنت

تألیف: ابو حمزہ عبدُالخالق صدّیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبدُاللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217

TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511

E-Mail: darussalamny@hotmail.com

Web Site: www.darussalamny.com





إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ

اے پروردگار ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں
اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں (سُوْرَۃُ الفَاتِحَۃِ آیت ۴)

فہرست مضامین



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

الحمد لله الذي أرسل رسوله محمدًا ﷺ بشيرا و نذيرا، و داعيا إلى الله بإذنه و سراجًا منيرًا، بعثه رحمة للعالمين، و معلمًا للأميين، بلسان عربي مبين، فقال سبحانه -و هو أصدق القائلين- ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝۲﴾ (الجمعة: ٢) صلى الله عليه و على آله و صحابته أجمعين، و تابعيهم و من تبعهم بإحسان إلى يوم الدين. أما بعد!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انھوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

﴿وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾

(الجمعة: ٢)

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴾ (الشورى: ٥٢)

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلّف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۞﴾ (المائدة: ٦٧)

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھٰی

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔ [1]

[1] صحيح بخارى، كتاب التفسير، رقم: ٤٦١٢.

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ (المائدۃ: ۳)

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یوم عید'' بنا لیتے۔ انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ .... الآیۃ'' تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ۝۳ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝۴﴾ (النجم: ۳-۴)

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ﴾ (النساء: ۱۱۳)

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّی وَ یَسْمَعُ مِنْکُمْ وَ یَسْمَعُ مِمَّنْ یَسْمَعُ مِنْکُمْ .)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

((عِلْمُ الْحَدِیْثِ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ کَیْفَ لَا یَکُوْنُ؟ هُوَ بَیَانُ طُرُقِ خَیْرِ الْخَلْقِ وَ أَکْرَمِ الْأَوَّلِیْنَ وَ الْآخِرِیْنَ .))

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

((إِنَّ هٰذَا الْعِلْمُ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهٗ بِهٖ نَبِيَّهٗ ﷺ وَ أَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهٗ بِهٖ وَ هُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰی رَسُوْلِهٖ لِیُؤَدِّیَهٗ عَلٰی مَا أُدِّیَ إِلَیْهِ .)) [1]

''یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔''

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِیْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰی یُبَلِّغَهٗ غَیْرَهٗ ......)) [2]

---

[1] معرفة علوم الحدیث، ص: ٦٣.

[2] سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحدیث: ٢٦٦٨، عن زید بن ثابت.

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کر لے پھر اور لوگوں کو پہنچا دے......۔''

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تر و تازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منٰی میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَ انْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَ تَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ ....))

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف وتبدیل اور باطل پسندوں کے حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے:

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِىْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ ....))[1]

''یعنی ایک جماعت حق پر تا قیامت برابر قائم رہے گی۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

((هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ .))[2]

''وہ محدثین کی جماعت ہے۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ . قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرْوُنَ أَحَادِيْثِيْ وَ سُنَّتِيْ وَ يُعَلِّمُوْهَا

---

[1] سنن ابو داود، کتاب الفتن، رقم الحدیث: ٤٢٥٢.

[2] شرف أصحاب الحديث، ص: ٢٧.

النَّاسَ .)) [1]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِی الدَّارَيْنِ .

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا .)) [2]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کر لیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابو الدرداء، عبداللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابو سعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِىْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَ الْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَ كُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَ شَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهٗ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص: ٣١.

[2] العلل المتناهية: ١/١١١ـ المقاصد الحسنة: ٤١١.

مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ”كُتِبَ فِي زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَ حُشِرَ فِي زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہو سکتی۔ [1]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ”الْأَرْبَعُوْنَ، الْأَرْبَعِيْنَاتُ“ کے نام سے کتب مرتب کر دیں۔ الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا مختلف ابواب سے، یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب حافظ امام عبداللہ بن المبارک (م ۱۸۱ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابو نعیم (م ۴۳۰ھ)، حافظ ابو بکر آجری (م ۳۶۰ھ)، حافظ ابو اسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م ۴۸۱ھ)، ابو عبدالرحمٰن السلمی (م ۴۱۲ھ)، حافظ ابو القاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م ۵۷۱ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م ۵۵۵ھ) نے ”الْأَرْبَعِيْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ“ حافظ عفیف الدین ابو الفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م ۶۱۸ھ) نے ”أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَ الْمُجَاهِدِيْنَ“، حافظ جلال الدین السیوطی (م ۹۱۱ھ) نے ”أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَ فَضَائِلِ الْأَعْمَالِ“، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م ۶۵۶ھ) نے ”الْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ“، حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م ۸۵۲ھ) نے ”الْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ

[1] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص: ٤١١ـ مقدمة الأربعين للنووى، ص: ٢٨-٤٦ـ شعب الإيمان للبيهقى: ٢/٢٧١، برقم: ١٧٢٧.

مُسْلِمٍ" اور ابو المعالی الفارسی نے "الْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِي السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م۹۰۲ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ "الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔اس پر بہت سے علماء کے حواشی،شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مجلّہ دعوت اہل حدیث میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَ لَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِي صَلاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِيْنَات جمع کی ہیں۔ "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِي اتِّبَاعِ السُّنَّةِ النَّبَوِيَّةِ ﷺ" زیورِطباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مولف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ أَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

و کتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز، لاہور



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ . اَمَّا بَعْدُ:

بَابٌ فِيْ تَعْرِيْفِ السُّنَّةِ

سنت کی تعریف کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَ مَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ۝﴾ [الحشر: ٧]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تمہیں جو کچھ رسول دے لے لو اور جس سے روکے رک جاؤ، اور اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہا کرو، یقیناً اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔''

① ((عَنْ اَبِیْ جُحَيْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كَانَ لَهٗ اَجْرُهٗ وَ مِثْلُ أُجُوْرِهِمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُنْقَصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَ مَنْ سَنَّ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهٗ وَ مِثْلُ اَوْزَارِهِمْ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُنْقَصَ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَيْئًا .)) [1]

''حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس شخص نے کوئی اچھا طریقہ جاری کیا اور اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا، تو جاری کرنے والے کو اپنے عمل کا ثواب بھی ملے گا اور اس اچھے طریقے پر چلنے والے دوسرے

[1] صحيح سنن ابن ماجه، للالباني، الجزء الأول، رقم: ١٧٢.

لوگوں کے عمل کا ثواب بھی ملے گا جبکہ عمل کرنے والے لوگوں کے اپنے ثواب میں سے کوئی کمی نہیں کی جائے گی اور جس شخص نے کوئی برا طریقہ جاری کیا جس پر اس کے بعد عمل کیا گیا تو اس پر اپنا گناہ بھی ہوگا اور ان لوگوں کا گناہ بھی جنہوں نے اس پر عمل کیا جبکہ برے طریقے پر عمل کرنے والے لوگوں کے اپنے گناہوں سے کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔''

② ((عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ .)) [1]

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جس نے میرے طریقہ پر چلنے سے گریز کیا وہ مجھ سے نہیں۔''

③ ((عَنْ قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه ، قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا يُصَلِّيْ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: صَلَاةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَانِ . فَقَالَ الرَّجُلُ اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ صَلَّيْتُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَهُمَا فَصَلَّيْتُهُمَا الْآنَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ .)) [2]

''حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کو صبح کی نماز کے بعد دو رکعتیں پڑھتے دیکھا تو ارشاد فرمایا: ''صبح کی نماز تو دو رکعت ہے۔'' اس آدمی نے جواب دیا: میں نے فرض نماز سے پہلے کی دو رکعتیں نہیں پڑھی تھیں، لہٰذا اب پڑھی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ یہ جواب سن کر خاموش ہو گئے۔ (یعنی اس کی اجازت دے دی)۔''

---

1. صحيح بخاری، كتاب النكاح، باب الترغيب في النكاح، رقم: ٥٠٦٣.
2. صحيح سنن أبي داود، للألباني، الجزء الأول، رقم: ٦١٩.

بَابٌ فِیْ فَضْلِ السُّنَّةِ

سنت کی فضیلت کا بیان

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْكُمْ ۚ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ﴿۵۹﴾ ﴾ [النساء: ۵۹]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو، جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اور ان لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں، پھر اگر تمہارے درمیان کبھی معاملہ میں اختلاف پیدا ہو جائے تو اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف پلٹا دو اگر تم واقعی اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو یہی ایک صحیح طریقہ ہے اور ثواب کے لحاظ سے بھی اچھا ہے۔''

وَ قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿ وَ مَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ یُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ وَ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ﴿۱۳﴾ ﴾ [النساء: ۱۳]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا اللہ اسے ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور یہی سب سے بڑی کامیابی ہے۔''

④ ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ أَبٰى ، قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَنْ يَأْبٰى؟ قَالَ: مَنْ أَطَاعَنِيْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَ مَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ أَبٰى .)) [1]

[1] صحیح بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب و السنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، رقم: ۷۲۸۰.

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''میری امت کے سارے لوگ جنت میں جائیں گے، سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے انکار کیا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! انکار کس نے کیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہو گا، جس نے میری نافرمانی کی اس نے انکار کیا (اور وہ جنت میں نہیں جائے گا)۔''

⑤ ((عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: مَنَ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللّٰهَ، وَ مَنْ يَعْصِيْنِي فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ، وَ مَنْ يُطِعِ الْأَمِيْرَ فَقَدْ أَطَاعَنِيْ، وَ مَنْ يَعْصِ الْأَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ .))[1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی، جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔''

⑥ ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم خَطَبَ النَّاسَ فِی حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ: اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ يَئِسَ اَنْ يُعْبَدَ بِاَرْضِكُمْ وَ لٰكِنْ رَضِىَ اَنْ يُطَاعَ فِيْمَا سِوٰى ذٰلِكَ مِمَّا تَحَاقَرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَاحْذَرُوْا اِنِّىْ قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا اِنِ اعْتَصَمْتُمْ بِهٖ فَلَنْ تَضِلُّوْا اَبَدًا كِتَابَ اللّٰهِ وَ سُنَّةَ نَبِيِّهٖ .))[2]

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبۂ حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا: ''شیطان اس بات سے مایوس ہو چکا ہے کہ اس سرزمین میں کبھی اس کی بندگی کی جائے گی، لہٰذا اب وہ اسی بات پر مطمئن ہے کہ (شرک کے علاوہ) وہ اعمال جنہیں تم معمولی سمجھتے ہو ان میں اس کی

[1] صحيح مسلم، كتاب الإمارة، رقم: ٤٧٤٧.
[2] صحيح الترغيب و الترهيب، رقم: ٣٦.

پیروی کی جائے، لہٰذا (شیطان سے ہر وقت) خبر دار رہو اور (سنو) میں تمہارے درمیان وہ چیز چھوڑے جا رہا ہوں جسے مضبوطی سے تھامے رکھو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ ہے اللہ کی کتاب اور اس کے نبی (ﷺ) کی سنت۔''

⑦ ((عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنِّی قَدْ تَرَکْتُ فِیْکُمْ شَیْئَیْنِ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدَهُمَا کِتَابَ اللّٰهِ وَ سُنَّتِی.))[1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہارے درمیان دو ایسی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر ان پر عمل کرو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت۔''

⑧ ((عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِیَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیْنَا فَوَعَظَنَا مَوْعِظَةً بَلِیْغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُیُوْنُ، وَ وَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ، فَقَالَ قَائِلٌ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! کَاَنَّ هٰذِهٖ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ اِلَیْنَا؟ فَقَالَ: اُوْصِیْکُمْ بِتَقْوَی اللّٰهِ وَ السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ وَ اِنْ عَبْدًا حَبَشِیًّا فَاِنَّهٗ مَنْ یَعِشْ مِنْکُمْ بَعْدِی فَسَیَرٰی اِخْتِلَافًا کَثِیْرًا فَعَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ وَ سُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الْمَهْدِیِّیْنَ الرَّاشِدِیْنَ، تَمَسَّکُوْا بِهَا وَ عَضُّوْا عَلَیْهَا بِالنَّوَاجِذِ، وَ اِیَّاکُمْ وَ مُحْدَثَاتِ الْاُمُوْرِ فَاِنَّ کُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ کُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.))[2]

''حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی، نماز کے بعد ہماری طرف توجہ فرمائی اور ہمیں بڑا موثر وعظ فرمایا جس سے لوگوں کے آنسو بہہ نکلے اور دل کانپ اٹھے ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آج آپ نے اس طرح وعظ فرمایا ہے جیسے یہ آپ کا آخری

1 صحیح الجامع الصغیر للالبانی، رقم: ٢٩٣٧.

2 سنن ابی داود، کتاب السنة، رقم: ٤٦٠٧۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

وعظ ہو، ایسے وقت میں آپ ہمیں کس چیز کی تاکید فرماتے ہیں، ہمیں کچھ وصیت بھی فرما دیجیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے، اپنے امیر کی بات سننے اور اس کی اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں، خواہ تمہارا امیر حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو (اور یاد رکھو) جو لوگ میرے بعد زندہ رہیں گے وہ امت میں بہت زیادہ اختلافات دیکھیں گے۔ ایسے حالات میں میری سنت پر عمل کرنے کو لازم پکڑنا اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کے طریقے کو تھامے رکھنا اور اس پر مضبوطی سے جمے رہنا نیز دین میں پیدا کی گئی نئی نئی باتوں (بدعتوں) سے بچنا کیونکہ دین میں ہر نئی چیز بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔“

٩ ((عَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ الْمُزَنِيِّ رضی اللہ عنہ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ جَدِّیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ اَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِیْ فَعُمِلَ بِهَا النَّاسُ كَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يُنْقَصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا وَ مَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةً فَعُمِلَ بِهَا كَانَ عَلَيْهِ اَوْزَارُ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يُنْقَصُ مِنْ اَوْزَارِ مَنْ عَمِلَ بِهَا شَيْئًا .)) [1]

”حضرت کثیر بن عبداللہ بن عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سے، میرے باپ نے میرے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جس نے میری سنتوں میں سے کوئی ایک سنت زندہ کی اور لوگوں نے اس پر عمل کیا تو سنت زندہ کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا اس سنت پر عمل کرنے والے تمام لوگوں کو ملے گا جبکہ لوگوں کے اپنے ثواب میں سے کوئی کمی نہیں کی جائے گی اور جس نے کوئی بدعت جاری کی اور پھر اس پر لوگوں نے عمل کیا تو بدعت جاری کرنے والے پر ان تمام لوگوں کا گناہ ہوگا جو اس بدعت پر عمل کریں گے جبکہ بدعت پر عمل کرنے والے لوگوں کے اپنے گناہوں کی

[1] سنن ابن ماجة، المقدمة، رقم: ٢٠٩۔ محدث البانی نے اسے ”صحیح“ کہا ہے۔

سزا سے کوئی چیز کم نہیں ہوگی۔ (یعنی وہ بھی پوری پوری سزا پائیں گے)۔''

⑩ ((عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَبَلَّغَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَحْفَظُ مِنْ سَامِعٍ .)) [1]

''حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ اس آدمی کو تر و تازہ رکھے جس نے ہم سے حدیث سنی اور اسے (جوں کا جوں) آگے پہنچا دیا (کیونکہ) اکثر وہ لوگ جن کو حدیث پہنچائی گئی ہو، وہ سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔''

⑪ ((عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ .)) [2]

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے ''اللہ تعالیٰ اس شخص کو تر و تازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور اس کو اسی طرح دوسروں تک پہنچا دیا جس طرح سنی تھی (کیونکہ) بہت سے پہنچائے جانے والے سننے والوں سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔''

بَابٌ فِيْ أَهَمِيَّةِ السُّنَّةِ

سنت کی اہمیت کا بیان

⑫ ((عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ جَاءَ ثَلَاثَةُ رَهْطٍ اِلٰى بُيُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْاَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا أُخْبِرُوْا كَاَنَّهُمْ

[1] سنن ابن ماجة، المقدمة، رقم: ٢٣٢۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

[2] سنن الترمذی، کتاب العلم، رقم: ٢٦٥٧۔ محدث البانی نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

تَـقَـالُّوْهَا ، فَقَالُوْا وَ اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَـدْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِـنْ ذَنْبِهٖ وَ مَا تَأَخَّرَ قَالَ: اَحَدُهُمْ أَمَّا اَنَا فَإِنِّیْ أُصَلِّی اللَّيْلَ اَبَدًا ، وَ قَـالَ آخَـرُ اَنَـا اَصُوْمُ الدَّهْرَ وَ لَا أُفْطِرُ ، وَ قَالَ آخَرُ اَنَا أَعْتَزِلُ الـنِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ اَبَدًا . فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: أَنْتُمُ الَّـذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَ كَذَا أَمَا وَ اللّٰهِ إِنِّیْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَ اَتْقَاكُمْ لَهٗ لٰـكِـنِّـیْ اَصُـوْمُ وَ اُفْـطِـرُ وَ اُصَلِّیْ وَ أَرْقُدُ وَ اَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِی فَلَيْسَ مِنِّیْ .))[1]

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں تین صحابی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے گھروں میں حاضر ہوئے اور نبی اکرم ﷺ کی عبادت کے بارے میں سوال کیا جب انہیں بتایا گیا تو انہوں نے آپ ﷺ کی عبادت کو کم سمجھا اور آپس میں کہا نبی اکرم ﷺ کے مقابلے میں ہمارا کیا مقام ہے ان کی تو اگلی پچھلی ساری لغزشیں معاف کر دی گئیں ہیں (لہٰذا ہمیں آپ سے زیادہ عبادت کرنی چاہیے) ان میں سے ایک نے کہا میں ہمیشہ ساری رات نماز پڑھوں گا (آرام نہیں کروں گا) دوسرے نے کہا میں ہمیشہ روزے رکھوں گا اور کبھی ترک نہیں کروں گا، تیسرے نے کہا میں عورتوں سے الگ رہوں گا اور کبھی ان کی قربت اختیار نہیں کروں گا جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ان سے پوچھا: ’’کیا تم نے ایسا اور ایسا کہا ہے؟‘‘ (ان کے اقرار پر) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ’’خبردار! اللہ کی قسم میں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا اور تم سب سے زیادہ پرہیز گار ہوں، لیکن میں روزہ رکھتا ہوں، ترک بھی کرتا ہوں، رات کو قیام بھی کرتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں، عورتوں سے نکاح بھی کیے ہیں (یاد رکھو) جس نے میری سنت سے منہ موڑا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔‘‘

[1] صحيح بخاري، كتاب النكاح، باب الترغيب في النكاح، رقم: ٥٠٦٣.

⑬ ((عَنْ عائِشَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہَا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَحْدَثَ فِي اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيهِ فَهُوَ رَدٌّ.)) [1]

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے دین میں کوئی ایسا کام کیا جس کی بنیاد شریعت میں نہیں، وہ کام مردود ہے۔''

⑭ ((عَنْ جَابِرٍ اَنَّ عُمَرَ ابْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِنُسْخَةٍ مِّنَ التَّوْرَاةِ فَسَكَتَ فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَتَغَيَّرُ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ: ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ مَا تَرٰى مَا بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ؟ فَنَظَرَ عُمَرُ إِلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَ غَضَبِ رَسُوْلِهٖ رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوْسٰى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِي لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ وَلَوْ كَانَ حَيًّا وَ اَدْرَكَ نُبُوَّتِي لَاتَّبَعَنِي.)) [2]

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تورات لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تورات ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ تورات پڑھنے لگے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک (غصے سے) بدلنے لگا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ (نے یہ صورت حال دیکھی) تو کہا: اے عمر! گم کرنے والیاں تجھے گم پائیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کی طرف نہیں دیکھتے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا تو کہا: میں اللہ اور اس کے رسول کے غصے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں، ہم اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین

[1] صحیح بخاری، کتاب الصلح، رقم: ٢٦٩٧.

[2] سنن الدارمي، المقدمة، باب ٣٩، رقم: ٤٣٥۔ محقق نے اسے ''حسن'' قرار دیا ہے۔

ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔اس کے بعد رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر آج موسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئیں اور تم لوگ میری بجائے ان کی اتباع شروع کر دو، تو سیدھی راہ سے گمراہ ہو جاؤ گے اور اگر موسیٰ زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے، تو وہ بھی میری ہی اتباع کرتے۔''

⑮ ((عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رضي الله عنه أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَقَدْ تَرَكْتُكُمْ عَلٰى مِثْلِ الْبَيْضَاءِ لَيْلُهَا كَنَهَارِهَا لَا يَزِيْغُ عَنْهَا إِلَّا هَالِكٌ .)) [1]

''حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا: لوگو! میں تمہیں ایسے روشن دین پر چھوڑے جا رہا ہوں جس کی رات بھی دن کی طرح روشن ہے اس سے وہی شخص گریز کرے گا جسے ہلاک ہونا ہے۔''

⑯ ((عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنه قَالَ أَبُوْبَكْرٍ رضي الله عنه: لَسْتُ تَارِكًا شَيْئًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعْمَلُ بِهٖ إِلَّا عَمِلْتُ بِهٖ فَإِنِّيْ أَخْشٰى إِنْ تَرَكْتُ شَيْئًا مِنْ اَمْرِهٖ أَنْ أَزِيْغَ .)) [2]

''حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑ سکتا جس پر رسول اللہ ﷺ عمل کیا کرتے تھے، کیونکہ مجھے ڈر ہے کہ اگر میں رسول اللہ ﷺ کے قول وفعل میں سے کوئی چیز بھی چھوڑوں گا، تو گمراہ ہو جاؤں گا۔''

⑰ ((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ

[1] صحیح کتاب السنة، للالبانی، الجزء الاول، رقم: ٤٩ .

[2] صحیح بخاری، کتاب فرض الخمس، رقم: ٣٠٩٣۔ صحیح مسلم، کتاب الجهاد و السیر، رقم: ٤٥٨٢ .

مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ .))[1]

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’جس نے جان بوجھ کر جھوٹ میری جانب منسوب کیا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔‘‘

⑱ ((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَكُوْنُ فِی آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَأْتُوْنَكُمْ مِنَ الْاَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَ لَا آبَاءُ كُمْ فَإِيَّاكُمْ وَ إِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَ لَا يَفْتِنُوْنَكُمْ .))[2]

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آخری زمانے میں دجال اور کذاب لوگ ایسی حدیثیں تمہارے پاس لائیں گے جو تم نے اور تمہارے اسلاف نے کبھی نہ سنی ہوں گی، لہٰذا ان سے بچ کر رہو کہیں تمہیں گمراہ نہ کر دیں یا فتنے میں مبتلا نہ کر دیں۔‘‘

⑲ ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَى اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ: مُلْحِدٌ فِی الْحَرَمِ ، وَ مُبْتَغٍ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ ، وَ مُطَّلِبُ دَمِ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيْقَ دَمَهٗ .))[3]

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ’’تین آدمی اللہ تعالیٰ کے ہاں مغضوب ہیں: (۱) حرم شریف کی حرمت پامال کرنے والا (۲) اسلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ چھوڑ کر جاہلیت کا طریقہ تلاش کرنے والا اور (۳) کسی مسلمان کا ناحق خون طلب کرنے والا تا کہ اس کا خون بہائے۔‘‘

---

1. صحيح بخاری، كتاب العلم، رقم: ١٠٧ ـ صحيح مسلم، المقدمة، رقم: ٤ .
2. صحيح مسلم، المقدمة، باب النهی عن الرواية عن الضعفاء، رقم، ١٦ .
3. صحيح بخاری، كتاب الديات، باب من طلب دم امرئ، رقم، ٦٨٨٢ .

تَعْظِيمُ السُّنَّةِ

سنت کے احترام کا بیان

٭٢٠ ((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَمْنَعُوْا إِمَاءَ اللّٰهِ اَنْ يُصَلِّيْنَ فِى الْمَسْجِدِ ، فَقَالَ ابْنٌ لَهٗ اِنَّا لَنَمْنَعُهُنَّ فَغَضِبَ غَضْبًا شَدِيْدًا وَ قَالَ اُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ تَقُوْلُ اِنَّا لَنَمْنَعُهُنَّ .))[1]

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''کوئی شخص اللہ کی بندیوں کو مسجد میں آنے سے نہ روکے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے کہا: ہم تو روکیں گے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: میں تیرے سامنے حدیث رسول ﷺ بیان کر رہا ہوں اور تو کہتا ہے کہ ہم انہیں ضرور روکیں گے۔''

٭٢١ ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ جَالِسًا اِلٰى جَنْبِهِ ابْنِ اَخٍ لَهٗ فَخَذَفَ فَنَهَاهُ وَ قَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْهَا فَقَالَ: اِنَّهَا لَا تَصِيْدُ صَيْدًا وَ لَا تَنْكِى عَدُوًّا وَ اِنَّهَا تَكْسِرُ السِّنَّ وَ تَفْقَأُ الْعَيْنَ . قَالَ: فَعَادَ ابْنُ اَخِيْهِ فَخَذَفَ ، فَقَالَ: اُحَدِّثُكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْهَا ثُمَّ عُدْتَ تَخْذِفُ لَا اُكَلِّمُكَ اَبَدًا .))[2]

''حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا بھتیجا پہلو میں بیٹھا کنکریاں پھینک رہا تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اسے منع کیا اور بتایا کہ نبی

---

[1] سنن ابن ماجة، كتاب السنة، باب تعظيم حديث رسول الله ﷺ و التغليص على من عارضه، رقم: ١٦، إرواء الغليل، رقم: ٥١٥، صحيح أبو داود، رقم: ٥٧٥.

[2] صحيح سنن ابن ماجه، للألباني، المقدمة، رقم: ١٧.

اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے نیز نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ ایسا کرنے سے نہ تو شکار ہو سکتا ہے، دشمن کو نقصان پہنچایا جا سکتا ہے، البتہ اس سے (کسی کا) دانت ٹوٹ سکتا ہے یا آنکھ پھوٹ سکتی ہے۔ بھتیجے نے دوبارہ کنکریاں پھینکنا شروع کر دیں، تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میں نے تجھے بتایا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور تو پھر وہی کام کر رہا ہے، لہٰذا میں تجھ سے اب کبھی بات نہیں کروں گا۔''

(۲۲) ((عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْحَيَاءُ خَيْرٌ كُلُّهُ. قَالَ اَوْ قَالَ: اَلْحَيَاءُ كُلُّهُ خَيْرٌ. فَقَالَ بَشِيْرُ بْنُ كَعْبٍ: اِنَّا لَنَجِدُ فِيْ بَعْضِ الْكُتُبِ اَوِ الْحِكْمَةِ اِنَّ مِنْهُ سَكِيْنَةً وَ وَقَارًا لِلّٰهِ وَ مِنْهُ ضَعْفٌ قَالَ فَغَضِبَ عِمْرَانُ حَتّٰى احْمَرَّتَا عَيْنَاهُ وَ قَالَ: أَلا أَرَانِي أُحَدِّثُكَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ تَعَارَضَ فِيْهِ قَالَ فَأَعَادَ عِمْرَانُ الْحَدِيْثَ قَالَ فَأَعَادَ بَشِيْرٌ فَغَضِبَ عِمْرَانُ قَالَ فَمَازِلْنَا نَقُوْلُ فِيْهِ اِنَّهُ مِنَّا يَا اَبَا نُجَيْدٍ، اِنَّهُ لَا بَأْسَ بِهٖ.)) [1]

''حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: ''حیا تو ساری بھلائی ہے۔'' یا آپ ﷺ نے فرمایا: ''حیا مکمل بھلائی ہے۔'' حضرت بشیر بن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: ہم نے بعض کتابوں میں یا دانائی کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ حیا کی ایک قسم تو اللہ تعالیٰ کے حضور سکینہ اور وقار ہے جبکہ دوسری قسم بودا پن اور کمزوری ہے۔ یہ سن کر (صحابی رسول) حضرت عمران رضی اللہ عنہ کو سخت غصہ آیا، آنکھیں سرخ ہو گئیں اور فرمایا کہ میں تمہارے سامنے حدیث رسول ﷺ بیان کر رہا ہوں اور تو اس کے خلاف بات کر رہا ہے۔ راوی کہتے ہیں حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے پھر حدیث پڑھ کر سنائی۔

[1] صحيح مسلم، كتاب الايمان، باب بيان عدد شعب الإيمان و فضيلة الحياء، رقم: ١٥٧.

ادھر بشیر بن کعب رضی اللہ عنہ نے بھی اپنی وہی بات دہرا دی، تو حضرت عمران رضی اللہ عنہ غضب ناک ہو گئے اور (بشیر بن کعب رضی اللہ عنہ کو سزا دینے کا فیصلہ کیا) ہم سب نے کہا: ''اے ابا نجید! (حضرت عمران رضی اللہ عنہ کی کنیت) بشیر ہمارا ہی مسلمان ساتھی ہے (اسے معاف کر دیجیے) اس میں کوئی (منافقت یا کفر والی) بات نہیں ہے۔''

۲۳ ((عَنِ الْحَارِثِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ أَتَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ فَسَأَلْتُهُ عَنِ الْمَرْأَةِ تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ يَوْمَ النَّحْرِ ثُمَّ تَحِيْضُ قَالَ لِيَكُنْ آخِرُ عَهْدِهَا بِالْبَيْتِ قَالَ: فَقَالَ الْحَارِثُ كَذٰلِكَ أَفْتَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ أَرِبْتَ عَنْ يَدَيْكَ سَأَلْتَنِي عَنْ شَيْءٍ سَأَلْتَ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِكَيْ مَا أُخَالِفُ؟)) [1]

''حضرت حارث بن عبداللہ بن اوس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں امیر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوا اور ان سے پوچھا: ''اگر قربانی کے دن طواف زیارت کرنے کے بعد عورت حائضہ ہو جائے تو کیا کرے؟'' حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: ''(طہارت حاصل کرنے کے بعد) آخری عمل بیت اللہ شریف کا طواف ہونا چاہیے۔'' حارث رضی اللہ عنہ نے کہا: ''رسول اللہ ﷺ نے بھی مجھے یہی فتویٰ دیا تھا۔'' اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''تیرے ہاتھ ٹوٹ جائیں، تو نے مجھ سے ایسی بات پوچھی، جو رسول اللہ ﷺ سے پوچھ چکا تھا تاکہ میں رسول اللہ ﷺ کے خلاف فیصلہ کروں۔''

بَابُ مَكَانَةِ الرَّأْيِ لَدَى السُّنَّةِ

سنت کی موجودگی میں رائے کی حیثیت کا بیان

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ

[1] صحیح سنن ابی داود، للالبانی، الجزء الاول، رقم: ۱۷٦٥.

بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿٦٥﴾

[النساء: ٦٥]

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے محمد! تمہارے رب کی قسم، لوگ کبھی مومن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے (تمام) باہمی اختلافات میں تم کو فیصلہ کرنے والا نہ مان لیں پھر جو بھی فیصلہ تم کرو اس پر اپنے دلوں میں کوئی تنگی محسوس نہ کریں، بلکہ سربسر تسلیم کرلیں۔''

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْٓا اَعْمَالَكُمْ ﴿٣٣﴾﴾ [محمد: ٣٣]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو (اور اطاعت سے منہ موڑ کر) اپنے اعمال ضائع نہ کرو۔''

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ مَآ اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ ۚ وَ مَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۚ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ ﴿٧﴾﴾ [الحشر: ٧]

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''جو کچھ رسول تمہیں دے وہ لے لو اور جس چیز سے تمہیں روک دے اس سے رک جاؤ اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سخت عذاب دینے والا ہے۔''

(٢٤) ((عَنْ قُبَيْصَةَ ابْنِ ذُؤَيْبٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ قَالَ جَاءَتِ الْجَدَّةُ إِلٰى أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رضی اللہ عنہ تَسْأَلُهُ مِيْرَاثَهَا فَقَالَ لَهَا أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ مَالَكِ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ شَيْءٌ وَ مَا عَلِمْتُ لَكِ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَيْئًا فَارْجِعِيْ حَتّٰى أَسْأَلَ النَّاسَ فَسَأَلَ النَّاسَ فَقَالَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَعْطَاهَا السُّدُسَ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ رضی اللہ عنہ: هَلْ مَعَكَ غَيْرُكَ؟ فَقَامَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ الْأَنْصَارِيُّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِيْرَةُ رضی اللہ عنہ فَأَنْفَذَهُ لَهَا

اَبُوْبَکْرِ الصِّدِّیْقُ رضی اللہ عنہ .))[1]

''حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک میت کی نانی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس میراث مانگنے آئی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''قرآنی احکام کے مطابق میراث میں تمہارا کوئی حصہ نہیں اور نہ ہی میں نے اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سنی ہے، لہٰذا واپس چلی جاؤ، میں اس بارے میں لوگوں سے دریافت کروں گا۔'' چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے پوچھا تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''میری موجودگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نانی کو چھٹا حصہ دلایا ہے۔'' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا: ''کوئی اور بھی اس کا گواہ ہے؟'' حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ عنہ نے بھی اس حدیث کی تائید کی۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نانی کو چھٹا حصہ دلا دیا۔''

٢٥ ((عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: اِسْتَشَارَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ النَّاسَ فِیْ مَلَاصِ الْمَرْأَةِ فَقَالَ: الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ رضی اللہ عنہ شَهِدْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَضٰی فِیْهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ ، قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ ائْتِنِیْ بِمَنْ یَشْهَدُ مَعَكَ ، قَالَ: فَشَهِدَ لَهٗ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ رضی اللہ عنہ .))[2]

''حضرت مسورہ بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پیٹ کے بچے کی دیت کے بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا، تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر ایک غلام یا لونڈی آزاد کرنے کا حکم دیا ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ''اپنی بات پر گواہ لاؤ۔'' چنانچہ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ

[1] صحیح سنن ابی داود، للالبانی، الجزء الاول، رقم: ٢٨٨٨ .

[2] صحیح مسلم، کتاب القسامة، باب دیة الجنین، رقم: ٤٣٩٧ .

نے اس بات کی تصدیق کی۔ (اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سنت رسول ﷺ کے مطابق فیصلہ فرما دیا)۔“

۲۶ ((عَنْ بَجَالَةَ رحمۃ اللہ علیہ قَالَ كُنْتُ كَاتِبًا لِجَزْءِ بْنِ مُعَاوِيَةَ عَمِّ الْأَحْنَفِ فَأَتَانَا كِتَابُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ فَرِّقُوْا بَيْنَ كُلِّ ذِیْ مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوْسِ وَ لَمْ يَكُنْ عُمَرُ رضی اللہ عنہ اَخَذَ الْجِزْيَةَ مِنَ الْمَجُوْسِ حَتّٰى شَهِدَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَهَا مِنْ مَجُوْسٍ .)) [1]

”حضرت بجالہ رحمہ اللہ کہتے ہیں: میں احنف کے چچا جز بن معاویہ کا منشی تھا ہمیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ایک خط ان کی وفات سے ایک سال قبل ملا، جس میں لکھا تھا کہ جس مجوسی نے اپنی محرم عورت سے نکاح کیا ہو انہیں الگ کر دو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجوسیوں سے جزیہ نہیں لیتے تھے، لیکن جب حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ مجوسیوں سے جزیہ لیا کرتے تھے، (تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی جزیہ لینا شروع کر دیا)۔“

بَابُ احْتِيَاجِ السُّنَّةِ لِفَهْمِ الْقُرْآنِ

قرآن سمجھنے کے لیے سنت کی ضرورت کا بیان

۲۷ ((عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِیْ كَرِبَ رضی اللہ عنہ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: أَلَا إِنِّی أُوْتِيْتُ الْكِتَابَ وَ مِثْلَهُ مَعَهُ أَلَا يُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانُ عَلٰى أَرِيْكَتِهِ يَقُوْلُ: عَلَيْكُمْ بِهٰذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَلَالٍ فَأَحِلُّوْهُ وَ مَا وَجَدْتُمْ فِيْهِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْهُ أَلَا لَا يَحِلُّ لَكُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْأَهْلِيِّ وَ لَا كُلُّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السَّبُعِ

[1] صحیح البخاری، کتاب الجزیة، باب الجزیة و الموادعة مع أهل الذمة و الحرب، رقم: ۳۱۵۶، ۳۱۵۷.

وَ لَا لُـقَطَةُ مُعَاهِدٍ اِلَّا اَنْ يَسْتَغْنِىَ عَنْهَا صَاحِبُهَا وَ مَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَعَلَيْهِمْ اَنْ يَقْرُوْهُ فَاِنْ لَمْ يَقْرُوْهُ فَلَهٗ اَنْ يُعْقِبَهُمْ بِمِثْلِ قِرَاهُ .))[1]

''حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگو! یاد رکھو! قرآن ہی کی طرح ایک اور چیز (یعنی حدیث) مجھے اللہ کی طرف سے دی گئی ہے۔ خبردار! ایک وقت آئے گا کہ ایک پیٹ بھرا (یعنی متکبر شخص) اپنی مسند پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا اور کہے گا لوگو! تمہارے لیے یہ قرآن ہی کافی ہے اس میں جو چیز حلال ہے بس وہی حلال ہے اور جو چیز حرام ہے بس وہی حرام ہے۔ حالانکہ جو کچھ اللہ کے رسول نے حرام کیا ہے وہ ایسے ہی حرام ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے۔ سنو! گھریلو گدھا بھی تمہارے لیے حلال نہیں (حالانکہ قرآن میں اس کی حرمت کا ذکر نہیں) نہ ہی وہ درندے جن کی کچلیاں (یعنی نوکیلے دانت جن سے وہ شکار کرتے ہیں) ہیں، نہ ہی کسی ذمی کی گری پڑی چیز کسی کے لیے حلال ہے۔ ہاں البتہ اگر اس کے مالک کو اس کی ضرورت ہی نہ ہو تو پھر جائز ہے۔''

(۲۸) ((عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَا أُلْفِيَنَّ اَحَدُكُمْ مُتَّكِئًا عَـلٰـى أَرِيْـكَتِهٖ يَأْتِيْهِ الْاَمْرُ مِنْ أَمْرِىْ مِمَّا اُمِرْتُ بِهٖ اَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ: لَا نَدْرِىْ مَا وَجَدْنَا فِىْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ .))[2]

''حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''(لوگو!) میں تم میں سے کسی کو اس حال میں نہ پاؤں کہ وہ اپنی مسند پر تکیہ لگائے بیٹھا ہو اس کے پاس میرے ان احکامات میں سے جن کا میں نے حکم دیا، یا جن سے میں نے منع کیا ہے، کوئی حکم آئے اور وہ یوں کہے میں تو (آپ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] صحیح سنن ابی داود، للالبانی، الجزء الثالث، رقم: ٣٨٤٨ .
[2] صحیح سنن ابی داود، للالبانی، الجزء الثالث، رقم: ٣٨٤٩ .

کے اس حکم کو) نہیں جانتا، ہم نے جو کتاب اللہ میں پایا اسی پر عمل کر لیا (یعنی ہمارے لیے وہی کافی ہے)۔"

(٢٩) ((عَنْ حُذَيْفَةَ رضی اللہ عنہ يَقُوْلُ: حَدَّثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ الْاَمَانَةَ نَزَلَتْ مِنَ السَّمَاءِ فِیْ جَذْرِ قُلُوْبِ الرِّجَالِ وَ نَزَلَ الْقُرْآنُ فَقَرَءُوا الْقُرْآنَ وَ عَلِمُوْا مِنَ السُّنَّةِ .)) [1]

"حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیانت داری آسمان سے لوگوں کے دلوں میں اتری ہے (یعنی انسان کی فطرت میں شامل ہے) اور قرآن بھی (آسمان سے) نازل ہوا ہے جسے لوگوں نے پڑھا اور سنت کے ذریعے سمجھا۔"

بَابُ وُجُوْبِ الْعَمَلِ بِالسُّنَّةِ

سنت پر عمل کرنے کے واجب ہونے کا بیان

(٣٠) ((عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَيُّهَا النَّاسُ! قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ: كُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَسَكَتَ حَتّٰى قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ قُلْتُ نَعَمْ، وَجَبَتْ وَ لَمَّا اسْتَطَعْتُمْ، ثُمَّ قَالَ: ذَرُوْنِیْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَ اخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَاءِ هِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَیْءٍ فَاْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَ اِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَیْءٍ فَدَعُوْهُ .)) [2]

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا جس میں

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب و السنة، باب الاقتداء بسنن رسول الله ﷺ، رقم: ٧٢٧٦.

[2] صحیح مسلم، کتاب الحج، باب فرض الحج مرة فی العمر، رقم: ٣٢٥٧.

ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے، لہٰذا حج کرو۔'' ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا ہر سال حج ادا کریں؟ رسول اللہ ﷺ خاموش رہے۔ اس آدمی نے تین مرتبہ سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر ہر سال حج ادا کرنا واجب ہو جاتا اور پھر اس پر عمل کرنا تمہارے لیے ممکن نہ ہوتا، لہٰذا جتنی بات میں تم سے کہوں اسی پر اکتفا کیا کرو، اگلے لوگ اسی لیے ہلاک ہوئے کہ وہ اپنے نبیوں سے زیادہ سوال اور اختلاف کرتے تھے۔'' (پھر آپ ﷺ نے فرمایا) جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو (کرید کی بجائے) اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کرو اور جس چیز سے منع کروں اسے چھوڑ دو۔''

(۳۱) ((عَنْ اَبِی سَعِیْدِ بْنِ الْمُعَلّٰی رضی اللہ عنہ قَالَ: کُنْتُ اُصَلِّیْ فِیْ الْمَسْجِدِ فَدَعَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَلَمْ اُجِبْهُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنِّی کُنْتُ اُصَلِّیْ ، فَقَالَ: اَلَمْ یَقُلِ اللّٰہُ ﴿اسْتَجِیْبُوْا لِلّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ﴾ .)) [1]

''حضرت ابوسعید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا، نبی اکرم ﷺ نے مجھے آواز دی، میں نے جواب نہ دیا پھر (نماز ختم کر کے) جب آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نماز پڑھ رہا تھا (اس لیے آپ ﷺ کے بلانے پر حاضر نہ ہو سکا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا اللہ تعالیٰ نے (قرآن مجید میں) یہ حکم نہیں دیا: ''لوگو! اللہ اور اس کا رسول جب تمہیں بلائیں تو اس کے حکم کی تعمیل کرو۔''

(۳۲) ((عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَ تْ مَلَائِکَۃٌ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَ هُوَ نَائِمٌ فَقَالُوْا: اِنَّ لِصَاحِبِکُمْ هٰذَا مَثَلًا فَاضْرِبُوْا لَهٗ مَثَلًا فَقَالَ: بَعْضُهُمْ: اِنَّهٗ نَائِمٌ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ الْعَیْنَ نَائِمَۃٌ وَ الْقَلْبُ

[1] صحیح بخاری، کتاب فضائل القرآن، باب فضل فاتحة الکتاب، رقم: ٥٠٠٦.

يَقْظَانُ ، فَقَالُوْا: مِثْلُهٗ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰى دَارًا وَ جَعَلَ فِيْهَا مَاْدُبَةً وَ بَعَثَ دَاعِيًا فَمَنْ اَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَ اَكَلَ مِنَ الْمَاْدُبَةِ وَ مَنْ لَمْ يَجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَ لَمْ يَاْكُلْ مِنَ الْمَاْدُبَةِ فَقَالُوْا: اَوِّلُوْهَا لَهٗ يَفْقَهْهَا فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّهٗ نَائِمٌ وَ قَالَ بَعْضُهُمْ: اِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَ الْقَلْبُ يَقْظَانُ ، فَقَالُوْا: فَالدَّارُ الْجَنَّةُ وَ الدَّاعِيْ مُحَمَّدٌ ، فَمَنْ اَطَاعَ مُحَمَّدًا فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَ مَنْ عَصٰى مُحَمَّدًا فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَ مُحَمَّدٌ فَرْقٌ بَيْنَ النَّاسِ .)) [1]

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں فرشتوں کی ایک جماعت نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اس وقت آپ ﷺ سو رہے تھے۔ فرشتوں نے آپس میں کہا: رسول اللہ ﷺ کی ایک مثال ہے، وہ بیان کرو۔ کچھ فرشتوں نے کہا آپ ﷺ تو سو رہے ہیں (یعنی ان کے سامنے مثال بیان کرنے سے کیا فائدہ؟) لیکن کچھ دوسرے فرشتوں نے کہا آپ ﷺ کی آنکھ تو واقعی سو رہی ہے لیکن دل جاگتا ہے۔ چنانچہ فرشتوں نے کہا: آپ ﷺ کی مثال اس آدمی کی سی ہے جس نے ایک گھر تعمیر کیا، کھانا پکایا اور پھر لوگوں کو بلانے کے لیے ایک آدمی بھیجا، جس نے بلانے والے کی بات مان لی وہ گھر میں داخل ہوا اور کھانا کھا لیا۔ جس نے بلانے والے کی بات نہ مانی وہ گھر میں داخل ہوا نہ کھانا کھایا۔ پھر کچھ فرشتوں نے کہا: اس مثال کی وضاحت کرو تاکہ آپ ﷺ اچھی طرح سمجھ لیں۔ بعض فرشتوں نے پھر یہ بات دہرائی آپ تو سو رہے ہیں۔ لیکن دوسروں نے جواب دیا آپ کی آنکھ تو سو رہی ہے لیکن دل جاگ رہا ہے۔ چنانچہ فرشتوں نے مثال کی یوں وضاحت کی: گھر سے مراد جنت ہے (جسے اللہ تعالیٰ نے تعمیر کیا ہے) اور لوگوں کو بلانے والے محمد ﷺ ہیں،

[1] صحیح البخاری، کتاب الاعتصام بالکتاب و السنة، باب الاقتداء بسنن رسول اللہ ﷺ، رقم: ۷۲۸۱.

پس جس نے محمد ﷺ کی بات مان لی اس نے گویا اللہ تعالیٰ کی بات مانی اور جس نے محمد ﷺ کی بات ماننے سے انکار کیا، اس نے گویا اللہ تعالیٰ کی بات ماننے سے انکار کیا اور محمد ﷺ لوگوں کے درمیان فرق کرنے والے ہیں (یعنی کون فرمانبردار ہے اور کون نافرمان)۔‘‘

(۳۳) ((عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِی کَرَبَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ اَلَا اِنِّی اُوْتِیْتُ الْکِتَابَ وَ مِثْلَہٗ مَعَہٗ اَلَا یُوْشِكُ رَجُلٌ شَبْعَانٌ عَلٰی اَرِیْکَتِہٖ یَقُوْلُ: عَلَیْکُمْ بِھٰذَا الْقُرْآنِ فَمَا وَجَدْتُمْ فِیْہِ مِنْ حَلَالٍ فَاَحِلُّوْہُ وَ مَا وَجَدْتُمْ فِیْہِ مِنْ حَرَامٍ فَحَرِّمُوْہُ اَلَا لَا یَحِلُّ لَکُمْ لَحْمُ الْحِمَارِ الْاَھْلِیِّ وَ لَا کُلُّ ذِیْ نَابٍ مِنَ السَّبُعِ وَ لَا لُقَطَةُ مُعَاهِدٍ اِلَّا اَنْ یَسْتَغْنِیَ عَنْهَا صَاحِبُهَا .)) [1]

’’حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگو! یاد رکھو قرآن ہی کی طرح ایک اور چیز (یعنی سنت) مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی ہے خبردار! ایک وقت آئے گا کہ ایک پیٹ بھرا (یعنی متکبر شخص) اپنی مسند پر تکیہ لگائے بیٹھا ہوگا اور کہے گا لوگو! تمہارے لیے قرآن ہی کافی ہے۔ اس میں جو چیز حلال ہے بس وہی حلال ہے اور جو چیز حرام ہے بس وہی حرام ہے۔ حالانکہ جو کچھ اللہ کے رسول ﷺ نے حرام کیا ہے وہ ایسے ہی حرام ہے جیسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے سنو! گھریلو گدھا بھی تمہارے لیے حلال نہیں (حالانکہ قرآن میں اس کی حرمت کا ذکر نہیں) نہ ہی درندے جن کی کچلیاں (نوکیلے دانت جن سے وہ شکار کرتے ہیں)، نہ ہی کسی ذمی کی گری پڑی چیز کسی کے لیے حلال ہے۔ ہاں البتہ اگر اس کے مالک کو اس کی ضرورت ہی نہ ہو تو پھر جائز ہے۔‘‘

---

[1] صحیح سنن ابی داود للالبانی، الجزء الثالث، رقم: ۳۸۴۸.

بَابُ السنةِ و الصَّحَابَةُ

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی نظر میں سنت کا بیان

۳۴ ((عَنْ نَافِعٍ رحمۃ اللہ علیہ قَالَ: سَمِعَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما مِزْمَارًا قَالَ فَوَضَعَ اِصْبَعَيْهِ عَلَى اُذُنَيْهِ وَ نَاٰى عَنِ الطَّرِيْقِ، وَ قَالَ لِيْ: يَا نَافِعُ! هَلْ تَسْمَعُ شَيْئًا؟ قَالَ: فَقُلْتُ لَا، قَالَ: فَرَفَعَ اِصْبَعَيْهِ مِنْ اُذُنَيْهِ، وَقَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ هٰذَا فَصَنَعَ مِثْلَ ذٰلِكَ، قَالَ نَافِعٌ: فَكُنْتُ اِذَا ذَاكَ صَغِيْرًا.)) [1]

''حضرت نافع رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے بانسری کی آواز سنی تو اپنی دونوں انگلیاں کانوں میں ٹھونس لیں اور راستے کی دوسری سمت کافی دور نکل گئے اور مجھ سے پوچھا: اے نافع! کیا کچھ سن رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: نہیں! تب انہوں نے اپنی انگلیاں کانوں سے نکالیں اور فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھا، رسول اللہ ﷺ نے بانسری کی آواز سنی اور ایسے ہی کیا (جیسے میں نے اب کیا ہے) حضرت نافع نے یہ بھی بتایا کہ اس وقت میں چھوٹی عمر کا لڑکا تھا۔''

۳۵ ((عَنْ نَافِعٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا عَطَسَ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رضی اللہ عنہما وَ اَنَا اَقُوْلُ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ لَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، عَلَّمَنَا اَنْ نَقُوْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ.)) [2]

''حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس چھینک ماری اور کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ السَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

[1] صحيح سنن ابى داود للالبانى، الجزء الثانى، رقم: ٤١١٦.

[2] صحيح سنن الترمذى، للالبانى، الجزء الثانى، رقم: ٢٢٠٠.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ السَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ تو میں بھی کہتا ہوں (یعنی مجھے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجنے میں کوئی اعتراض نہیں) لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یوں سکھایا ہے (چھینک کے بعد) ہم اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ (یعنی ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ہے) کہیں (لہٰذا جو سنت طریقہ ہے وہی اختیار کرو)۔"

٣٦ ((عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ عنہ قَالَ: لِلرُّکْنِ اَمَا وَ اللّٰهِ! اِنِّیْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَ لَا تَنْفَعُ وَ لَوْ لَا اَنِّیْ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم اسْتَلَمَكَ مَا اسْتَلَمْتُكَ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ قَالَ: فَمَا لَنَا وَ لِلرَّمْلِ اِنَّمَا كُنَّا رَاَیْنَا بِهِ الْمُشْرِکِیْنَ وَ قَدْ اَهْلَکَهُمُ اللّٰهُ ثُمَّ قَالَ شَیْءٌ صَنَعَهُ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَلَا نُحِبُّ اَنْ نَتْرُکَهٗ .))[1]

"حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو مخاطب کر کے کہا واللہ! میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے نہ نقصان پہنچا سکتا ہے نہ نفع دے سکتا ہے اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو استلام (حجر اسود کو ہاتھ لگا کر بوسہ دینا) کرتے نہ دیکھا ہوتا تو تجھے کبھی نہ چومتا۔ پھر فرمایا: اب ہمیں رمل کرنے کی کیا ضرورت ہے رمل تو دشمنوں کو دکھانے کے لیے تھا اب تو اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کر دیا ہے۔ پھر خود ہی فرمایا لیکن رمل تو وہ چیز ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور سنت چھوڑنا ہمیں پسند نہیں۔"

٣٧ ((عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسَةٍ: عَلٰی اَنْ یُوَحَّدَ اللّٰهُ، وَ اِقَامِ الصَّلَاةِ، وَ اِیْتَاءِ الزَّکَاةِ، وَصِیَامِ رَمَضَانَ، وَ الْحَجِّ . فَقَالَ رَجُلٌ: اَلْحَجُّ وَ صِیَامُ رَمَضَانَ، قَالَ لَا، صِیَامُ رَمَضَانَ وَ الْحَجُّ هٰکَذَا سَمِعْتُهٗ مِنْ

[1] صحیح البخاری، کتاب الحج، رقم: ١٦٠٥.

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ .)) [1]

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اللہ تعالیٰ کی توحید، نماز قائم کرنا، زکاۃ ادا کرنا، رمضان کے روزے اور حج ادا کرنا۔ ایک آدمی نے (بات دہرا کر) پوچھا: حج اور رمضان کے روزے؟ (یعنی لفظ تقدیم تأخیر کے ساتھ بیان کیے) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: (نہیں) رمضان کے روزے اور حج، میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس ترتیب سے حدیث سنی تھی۔''

٣٨ ((وَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰی خَاتَمًا مِـنْ ذَهَـبٍ فِیْ یَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهٗ فَطَرَحَهٗ وَ قَالَ یَعْمِدُ اَحَدُكُمْ اِلٰی جَمْرَةٍ مِـنْ نَـارٍ فَیَـجْعَلُهَا فِیْ یَدِهٖ. فَقِیْلَ لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُـذْ خَاتَمَكَ انْتَفِعْ بِهٖ قَالَ: لَا ، وَ اللّٰهِ! لَا آخُذُهٗ اَبَدًا وَ قَدْ طَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ .)) [2]

''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک آدمی کے ہاتھ (کی انگلی) میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا تم میں سے کوئی سونے کی انگوٹھی پہن کر گویا آگ کے انگارے کا قصد کرتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد اس آدمی سے کہا گیا انگوٹھی اٹھا لو اور اس سے کوئی (دوسرا) فائدہ حاصل کرلو (یعنی اپنی بیوی یا بہن کو دے دو یا فروخت کر دو) صحابی نے کہا: اللہ کی قسم! جس انگوٹھی کو رسول اللہ ﷺ نے پھینک دیا ہے اسے کبھی نہ اٹھاؤں گا۔''

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان ارکان الاسلام، رقم: ۱۱۱.

[2] صحیح مسلم، کتاب اللباس و الزینة، باب تحریم خاتم الذهب للرجال، رقم: ۵۴۷۲.

بَابُ ذَمِّ الْبِدْعَةِ

بدعت کی مذمت کا بیان

(۳۹) ((عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَمَّا بَعْدُ فَـاِنَّ خَيرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَ خَيْرَ الْهَدْىِ هَدْىُ مُحَمَّدٍ وَ شَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ.)) [1]

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حمد و ثنا کے بعد (یاد رکھو) بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور بہترین ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے اور بدترین کام دین میں نئی بات ایجاد کرنا ہے اور ہر بدعت (نئی ایجاد شدہ چیز) گمراہی ہے۔''

(۴۰) ((عَنْ عَائِشَةَ رَضِىَ اللهُ عَنْهَا قَـالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَحْدَثَ فِىْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ فِيْهِ فَهُوَ رَدٌّ.)) [2]

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جس نے کوئی ایسا کام کیا جو دین میں نہیں ہے، وہ کام اللہ تعالیٰ کے ہاں مردود ہے۔''

(۴۱) ((عَـنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَـالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ حَجَبَ التَّوْبَةَ عَنْ كُلِّ صَاحِبِ بِدْعَةٍ حَتّٰى يَدَعَ بِدْعَتَهٗ.)) [3]

''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بدعتی کی توبہ قبول نہیں کرتا، جب تک وہ بدعت چھوڑ نہ دے۔''

وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ.

---

[1] صحیح مسلم، کتاب الجمعة، باب تخفیف الصلاۃ و الخطبة، رقم: ۲۰۰۵.

[2] صحیح بخاری، کتاب الصلح، رقم: ۲۶۹۷.

[3] صحیح الترغیب و الترھیب للالبانی، الجزء الاول، رقم: ۵۲.

فہرست طرف الآیات



فہرست طرف الاحادیث

مراجع ومصادر

١ـ قرآن حكيم .

٢ـ الجامع الصحيح المسند، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى ، و معه فتح البارى ، المكتبة السلفية ، دار الفكر ، بيروت .

٣ـ الجامع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى ، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر ، مطبعة مصطفى البابى الحلبى ، القاهرة ، ١٣٩٨هـ .

٤ـ السنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانى (ت ٢٧٥هـ)، دار إحياء السنة النبوية ، القاهرة .

٥ـ السنن لعبدالله محمد بن يزيد القزوينى ، ابن ماجه (ت ٢٧٣هـ)، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى ، مطبعة الحلبى ، القاهرة .

٦ـ المستدرك على الصحيحين لأبى عبدالله محمد بن عبدالله الحاكم النيسابورى (ت ٤٠٥هـ) طبعة مصورة عن الطبعة الهندية ، دار الكتاب العربى ، بيروت .

٧ـ المسند للإمام أحمد بن حنبل ، المكتب الإسلامى ، بيروت ، ١٣٩٨هـ .

٨ـ سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى ، طبعة مكتبة المعارف ، الرياض .

٩ـ صحيح الجامع الصغير للألبانى ، طبعة المكتب الإسلامى .

١٠ـ صحيح مسلم للإمام مسلم بن الحجاج ، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى ، دار إحياء التراث ، بيروت .

١١ـ مجمع الزوائد و منبع الفوائد، للحافظ نور الدين الهيثمى، منشورات دار الكتاب العربى، بيروت، ١٤٠٢هـ.

١٢ـ مشكوة المصابيح للتبريزى، تحقيق نزار تميم و هيثم نزار تميم، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم، بيروت.

